سوال

اکٹھی تین طلاقیں دینے کا حکم

جواب

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

انسان کو چاہیے کہ وہ شادی کرنے سے پہلے نکاح وطلاق کے مسائل سے بخوبی آگاہی حاصل کرے، تاکہ اسے نکاح وطلاق کی شروط، آداب، خاوند اور بیوی کے حقوق وفرائض، طلاق دینے کا شرعی طریقہ اور اس سے متعلقہ تمام احکامات کا علم ہو سکے اور وہ اپنی ازدواجی زندگی شرعی احکامات کے مطابق گ

قرآن وسنت کی روشنی میں اکٹھی تین طلاقیں دینا حرام ہے، ایسا کرنے والے کو اللہ تعالی سے اپنے گناہ کی معافی مانگنا چاہیے۔

لیکن اگر کوئی انسان اکٹھی تین طلاقیں دے دے تو وہ ایک ہی شمار ہوگی، لہذا اگر آپ کے خاوند نے آپ کو موبائل پر پیغام بھیج کر اکٹھی تین طلاقیں دے دی ہیں تو وہ ایک ہی طلاق شمار ہوگی اور خاوند کو عدت کے دوران آپ سے رجوع کا حق حاصل ہے، کیوں کہ نکاح کے مضبوط بندھن کو شریعت نے یک

عدت گزرنے کے بعد نئے سرے سے نکاح ہو سکتا ہے، جس میں ولی، گواہ، حق مہر، عورت کی رضامندی ضروری ہے۔

ں :

ن:(1472)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے پہلے دو سال تک (اکٹھی) تین طلاقیں ایک طلاق ہی شمار ہوتی تھیں۔

ر:(2/105)

ہ :

ۃ:(228)

اور وہ عورتیں جنہیں طلاق دی گئی ہے اپنے آپ کو تین حیض تک انتظار میں رکھیں۔

ہ :

ن:(4)

اور وہ عورتیں جو تمہاری عورتوں میں سے حیض سے ناامید ہو چکی ہیں، اگر تم شک کرو تو ان کی عدت تین ماہ ہے اور ان کی بھی جنہیں حیض نہیں آیا۔

ہ :

ن:(4)

اور جو حمل والی ہیں ان کی عدت یہ ہے کہ وہ اپنا حمل وضع کر دیں۔

ر :

خاوند بول کر بھی رجوع کر سکتا ہے کہ اپنی بیوی کو مخاطب کر کے کہے کہ میں رجوع کرتا ہوں یا کسی اور کے سامنے یہ کہہ دے کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دی تھی میں اس سے رجوع کرتا ہوں۔

اسی طرح اگر خاوند رجوع کی نیت سے اپنی بیوی سے قربت اختیار کرے تو بھی رجوع ہو جائے گا۔

واللہ أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

01حفظہ

02حفظہ

03حفظہ

04حفظہ